

(6) ریاست نابھا

مشرقی پنجاب میں واقع ایک اہم مسلم ریاست نابھا تھی۔ جس کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ جبکہ راجہ ہندو تھا۔ 1941ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست نابھا کی کل آبادی کے 64% افراد مسلمان تھے جو پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ہندو راجہ نے بھارت کے ساتھ سازباڑ کے حوالہ کی رائے کو نظر انداز کرتے ہوئے بھارت سے الحاق کر لیا حالانکہ یہ دیاست جغرافیائی لحاظ سے پاکستان کے ساتھ ملحتی تھی۔

S-2۔ پاکستان کے ابتدائی مسائل پر نوٹ لکھیں۔

جواب: چس منظر:

یہ کس نے ہم سے لہو کا خراج پھر مانگا ابھی تو سوئے تھے مقتل کو سرخو کر کے پاکستان 14 اگست 1947ء کو معرض وجود میں آیا۔ ملن عزیز کو حاصل کرنے کے لیے مسلمان ہند نے جس کٹھن اور طویل سنگ کا آغاز کیا تھا وہ بالآخر ختم ہوا۔ اگریز اور ہندو قیام پاکستان کے حق میں نہیں تھے تقسیم ہند کا مسودہ پیش کرتے ہوئے برطانوی وزیر اعظم لارڈ اٹلی نے کہا تھا: ”ہندوستان تقسیم ہو رہا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ یہ تقسیم زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہ سکے گی اور یہ دونوں ملکتیں جنمیں ہم آج الگ کر رہے ہیں ایک دن پھر ل کر ایک ہو جائیں گی۔“

چنانچہ اگریزوں نے ہندوؤں کے ساتھ مل کر ابتدائی سے پاکستان کے لیے لاتعداد مسائل کھڑے کر دیے تاکہ یہ ملک اپنی آزادی برقرار رکھ سکے اور پاکستان ایک بار پھر ہندوستان کا حصہ بن جائے۔

پاکستان کی ابتدائی مشکلات

پاکستان کی ابتدائی مشکلات مندرجہ ذیل تھیں:

1۔ ریڈ کلف ایوارڈ کی ناصافیاں:

3 جون 1947ء کے منصوبے کے تحت صوبہ پنجاب اور صوبہ بنگال کی مسلم اکثریت والے علاقوں کو پاکستان میں شامل ہونا تھا اور غیر مسلم اکثریت والے علاقوں کو ہندوستان میں شامل ہونا تھا۔ اس مقصد کے لیے صوبوں کی تقسیم کی ذمہ داری ایک اگریز وکیل ماہر قانون سریریل ریڈ کلف کے سپرد کی گئی۔ سریریل کلف ایوارڈ نے کامگیریں اور اگریزی حکومت کے دباؤ میں آ کر صوبوں کی تقسیم میں بہت زیادہ بد دینا تھا کیس۔ ضلع گوراسپور کی مسلم اکثریت والی تین تحصیلیں گوراسپور، پٹھاگوت اور ٹالا، نیز ضلع فیروز پور کی تحصیل زیرہ اور بعض دوسرے مسلم اکثریت والے علاقوے ہندوستان میں شامل کر دیئے گئے۔ اسی طرح کی بعد دیانتی بنگال کی حد بندی ایوارڈ میں کی گئی۔ کلتھ کا شہر اور بند رگاہ، ضلع مرشد آباد اور ندیہ کے علاقوے متفقہ فیملے کے بعد ہندوستان کو دیے دیئے گئے۔ گوراسپور کے علاقوے ہندوستان کو دیئے کا مقصد صرف یہ تھا کہ بھارت کو کشمیر پر نااصبانہ قبضہ کرنے کے لئے راستہ دے دیا جائے اگر صوبہ پنجاب کی تقسیم صحیح ہوتی تو کشمیر کا مسئلہ کبھی پیدا نہیں ہوتا جس پر تین پاک بھارت جنگیں ہو جکیں ہیں۔

قائد اعظم نہایت با اصول آدمی تھے چونکہ وہ ریڈ کلف کو ٹالٹ تقسیم کر چکے تھے اس لئے وہ اس کا فیصلہ ماننے پر اصولاً مجبور تھے۔ انہوں

نے فرمایا:

”یہ ایوارڈ غیر منصفانہ، ناقابل فہم بلکہ غیر معقول ہے جوئکہ میں اس پر عمل کرنے کا عہد کر چکا ہوں، اس لئے اس کی پابندی ہم پر لازمی ہے۔ بہر حال جو مشکلات آئیں گی ہم انھیں بداشت کریں گے۔“

2- انتظامی مشکلات:

قیام پاکستان کے بعد پاکستان کو بہت سی انتظامی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اقیام پاکستان سے قبل دفتروں میں اٹلی عہدوں پر کام کرنے والے زیادہ تر ہندو تھے۔ وہ جاتے ہوئے دفتری سامان حتیٰ کہ ٹائپ رائٹر تک اپنے ساتھ لے گئے۔ وہ اکثر پرانے ریکارڈ بھی عمداً ضائع کر گئے۔ کراچی کو پاکستان کا دار الحکومت بنایا گیا تو مرکزی حکومت کے کئی دفاتر جگہ نہ طے کی وجہ سے پارکوں میں بنائے گئے۔ ہر جگہ میں تجربہ کار عملے کی بے حد کی تھی۔ دفتروں میں سیشیزی نا یقینی۔ کئی دفتر کھلے آسان تھے کام کرنے پر مجبور تھے اور کچھ اگر بیرون کو بھرتی کر کے کام کا آغاز کیا گیا۔ کیکر کے کانٹوں سے کامن پوں کا کام لیا گیا۔ کام کا آغاز بے حد مشکل تھا لیکن قوم پر عزم تھی، عوام میں جذبہ تغیر موجود تھا۔ لہذا انہوں نے جلدی مشکلات پر قابو پالیا۔

ہم رقص کرنے والے ہیں زندگی کے ساتھ
وہ اور تھے جو گردش دوران سے ڈر گئے

3- مہاجرین کی آبادگاری کا مسئلہ:

ریڈ کلف ایوارڈ کی نا انسانیوں کی وجہ سے کئی مسلم اکثریتی علاقے ہندوستان کے پروردگاری گئے۔ جس کی وجہ سے ان علاقوں میں رہنے والے مسلمانوں نے پاکستان آنے کا فیصلہ کیا۔ قیام پاکستان کا اعلان ہوتے ہی ہندوؤں نے ایک سوچے سمجھے منحوبے کے تحت مسلمان بچوں، جوانوں اور بیویوں کو بے دریخ قتل کرنا اور خاتمن کو حشی درندوں کی طرح بے آبرو کرنا شروع کر دیا۔ روزانہ لاکھوں کی تعداد میں مہاجرین لٹ پٹ کر پاکستان پہنچنے لگے، لاکھوں ضعیف، ہورتیں اور بچے تواریتے ہی میں شہید کر دیے گئے۔ تاہم جو مہاجرین پاکستان آنے میں کامیاب ہو گئے، ان کی تعداد بھی ایک کروڑ پچیس لاکھ سے زیادہ تھی اور یہ ایک عالمی ریکارڈ ہے۔ یہ ایک بھارتی سازش تھی کہ پاکستان پر ان مفلس و فقلash یتیموں، بیواؤں اور مہاجرین کا اتنا زیادہ یو جھڈا الوکار ان کی معیشت اپنے پاؤں پر نہ کھڑی ہو سکے۔ لیکن قائدِ اعظم کی تقاریر مہاجرین کا حوصلہ بڑھاتی رہیں۔ حکومت نے انہیں عارضی کیپوں میں رکھا۔ مہاجرین کی آبادگاری حکومت پاکستان کے لئے ایک بہت بڑا چیخن تھا۔

4- انازوں کی تقسیم کا مسئلہ:

جب قیام پاکستان کا اعلان ہوا تو تمدہ ہندوستان کے مرکزی بیک (ریزرو بیک) میں چار ارب (چار بیلین) جمع تھے۔ تابک کے لحاظ سے ان میں سے ٹھکر کروز (750 بیلین) روپے پاکستان کو ملنا چاہئے تھے۔ بھارت پاکستانی معیشت کو تباہ کرنے کے لئے یہاں تھے دینے میں مسلسل ٹال مٹول سے کام لیتا رہا۔ آخر پاکستان کے مسلسل مطالبے پر اور میں الاقوایی ساکھ قائم رکھنے کے لئے اس نے پاکستان کو بیس کروڑ دے دیے۔ باقی انازوں کی ادائیگی کے لئے بھارتی وزیر دارالصلیل نے یہ شرط لگائی کہ پاکستان کشمیر پر بھارت کا عاصبانہ قبضہ تسلیم کر لے۔ پاکستان اس ظالما نہ سو دے بازی کے لئے کیسے آمادہ ہو سکتا تھا؟ آخر میں الاقوایی شرمندگی سے پہنچنے کے لئے گاہمی کے کہنے پر بھارتی حکومت نے 50 کروڑ روپے کی ایک مرید قطب پاکستان کے حوالے کر دی۔ اس کے ساتھ ہی بھارت نے تمدہ ہندوستان پر بیرونی قرضہ جات کا بیس فیصد بھی پاکستان کے ذمے ڈال دیا جو بھلی کے اجلas کی گفت و شنید کے بعد ساڑھے سترہ فیصد کر دیا گیا۔

5- فوج کی تقسیم:

النصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ ملک کی تقسیم کے نیچے کے ساتھ ہی افواج اور فوجی ساز و سامان کی تقسیم بھی عمل میں آ جاتی۔ بھارتی کماٹر ان چیف فیلڈ مارشل ”آ کن لک“ چاہتا تھا کہ افواج کو تقسیم نہ کیا جائے اور اسے ایک ہی کماٹر کے تحت رکھا جائے لیکن مسلم لیگ اس پر رضا مند نہ ہوئی۔ آخر طے پایا کہ پاکستان کو فوجی اہاؤں کا 36 فی صد اور بھارت کو 64 فی صد طے گا۔ اس وقت متحده ہندوستان میں 16 اسلو فیکٹریاں کام کر رہی تھیں اور ان میں سے ایک بھی پاکستانی علاقے میں نہ تھی اور بھارتی حکومت کسی اسلحے کا کوئی پر زہ پاکستان کو دینے پر آمادہ نہ تھی۔ تیار اسلحے کے تمام ڈپو بھی بھارت میں تھے۔ ان کی تقسیم کا جو بھی طریقہ کار پیش کیا جاتا، بھارت اسے جان بوجھ کر مسترد کر دیتا۔ افواج کی فوری تقسیم نہ کرنے کا یہ اثر ہوا کہ بھارتی افواج اپنی گھرانی میں پاکستانی علاقوں میں رہنے والے ہندوؤں اور مسلموں کو مال و دولت اور ساز و سامان سمیت بحفاظت نکال کر لے گئیں۔ بالآخر یہ طے پایا کہ پاکستان کو آڑ ڈینش فیکٹری کے قیام کے لیے 60 ملین روپے دیے جائیں گے۔ الغرض پاکستان کے ساتھ فوجی اہاؤں کی تقسیم میں بے حد بد دیانتی کی گئی۔

6- دریائی پانی کا مسئلہ:

منجانب کو سندھ کے پانچ معابون دریائے ستّخ، راوی، چناب، بیاس اور جہلم سیراب کرتے ہیں۔ ریل کلف نے تقسیم ملک کے وقت یہ بد دیانتی کی کہ دریائے راوی کا مادھو پورہ ہیڈور کس اور دریائے ستّخ کا فیروز پورہ ہیڈور کس بھارت کے حوالے کر دیے حالانکہ ان ہیڈور کس سے نکلنے والی نہیں پاکستان کے وسیع علاقوں کی آپاشی کا واحد ذریعہ ہیں۔ بھارت نے اپریل 1948ء میں جب کہ بھارتی گندم کی فصل تیار کمری تھی۔ بھارتے دریاؤں کے پانی کا راستہ روک لیا۔ نیز بھارت نے دریائے ستّخ پر بھاکڑا ذیم ہنانے کا فیصلہ کیا تو پاکستان نے اس پر شدید احتجاج کیا اور عالمی برادری کو بھارت کی زیادتیوں اور بے انسانیوں سے آگاہ کیا۔ آخر کار عالمی بیک کی مدد سے 1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ”سندھ طاس معاہدہ“ طے پایا جس کی رو سے تین مشرقي دریاؤں راوی، ستّخ اور بیاس پر بھارت کا حق تسلیم کر لیا گیا جبکہ چناب، سندھ اور جہلم پاکستان کو طے۔ اس طرح پاکستان کا نہری پانی کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا۔

7- آئین سازی میں مشکلات:

پاکستان قائم ہوا تو آئینہ نہ کام اس دستور ساز اسلامی کے پر دھوا جو 1945ء کے انتباہات کے تحت وجود میں آئی۔ اسے نہ اسلامی آئین سے کوئی واقفیت تھی نہ اس معیار پر منتخب کیا گیا تھا اور کچی ہات تو یہ ہے کہ نہ ہی اسلامی مبران کی اکثریت اسلامی آئین کا نفاذ چاہتی تھی۔ چنانچہ قبی طور پر انٹریا ایکٹ 1935ء کو ضروری تبدیلیاں کر کے نافذ کر دیا گیا لیکن دستور ساز اسلامی میں بعض ارکان کے غیر اسلامی ذہن اور منفی رویے کے باعث آئینہ میں غیر معمولی تاخیر ہو گئی۔ چنانچہ مدت دراز تک پاکستان میں بہت سی آئینی مشکلات پیدا ہوتی رہیں۔

کیا کریں ظلمت حالات کا لکھوہ کہ سودا!

ہم نے اندر کے اندریوں کی سزا پائی ہے

8- ریاستوں کے الحاق کا مسئلہ:

انگریزوں کے دور میں 635 ریاستیں تھیں۔ جہاں نواب یا راجہ داخلی طور پر حکمران تھے۔ یہ ریاستیں بر صیر کی آبادی کے ایک چوتھائی جبکہ رقبے کے لحاظ سے ایک تہائی علاقے پر مشتمل تھیں۔ ان ریاستوں میں کشمیر، جنگل، جیدر آباد، دکن، مناواد وغیرہ کی ریاستیں شامل تھیں۔ ہندوستان نے ان ریاستوں پر جبری قبضہ کر لیا اور پاکستان کو وسیع مسلم علاقے سے محروم کر دیا۔ اس طرح پاکستان کے لیے ریاستوں کے الحاق کا مسئلہ بھی پیدا ہو گیا۔

9- بھارت کی پاکستان دشمنی:

ہندوں نے کبھی پاکستان کو دل سے تسلیم نہ کیا اور ساری دنیا کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ یہ نوزائیدہ مملکت چند ماہ سے زیادہ زندہ نہ رہ سکے گی کا گرفتاری کر پالنی نے تقسیم ہند پر تبرہ کرتے ہوئے کہا:

”کا گرفتاری کا نصب اجین تحدہ ہندوستان تھا اور وہاب بھی پر امن ذراائع سے اس کے لیے اپنی کوشش جاری رکھے گی۔“

پڑت نہرو نے کہا:

”ہماری یہ سیکھی ہے کہ ہم اس وقت جناح کو پاکستان بنا لینے دیں اس کے بعد معاشری طور پر یادوں سے ذراائع سے ایسے حالات پیدا کر دیے جائیں جن سے مجبور ہو کر مسلمان گھنٹوں کے مل جک کر ہم سے درخواست کریں کہ ہمیں پھر سے ہندوستان میں شامل کر لیجئے۔“

اس قسم کے بیانات سے ہندوؤں نے مسلمانوں کے دلوں میں مایوسی اور بدعتی پیدا کرنے کی کوشش کی مگر پاکستانی قوم نے ہمت نہ ہاری اور وہ اپنے عظیم قائد کی راہنمائی میں تعمیر وطن کے لیے معروف عمل ہو گئی۔

10- سرکاری ملازمین کی پاکستان منتقلی:

تقسیم ہند کے فوراً بعد بخوبی، سرحد اور سندھ کے تمام ہندو بھرث کر گئے۔ اس لیے مجبوراً بعض اہم سول اور فوجی عہدوں پر انگریزوں کو برقرار رکھا گیا۔ بھارت سے مسلمان سرکاری ملازمین کو پاکستان منتقل کرنا بھی حکومت کے لیے بہت بڑا مسئلہ تھا اس مقعد کے لیے یقیناً ڈینیں چلائی گئیں۔ لیکن ہندوؤں اور سکھوں نے ان گاڑیوں پر حملہ کر کے مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا بھارتی فضائی کمپنیوں نے ہوا جہاز کرایہ پر دینے سے انکار کر دیا۔ ان حالات میں پاکستان نے حکومت بر طائفی سے چالیس چھاڑ حاصل کیے جنہوں نے سرکاری ملازمین کی کثیر تعداد کو پاکستان پہنچانے کا کام کیا۔ دراصل حکومت بھارت کا مقصد یہ تھا کہ تربیت یافتہ افران کی عدم موجودگی میں کاروبار حکومت جاہد برپا دہو کر دے جائے۔

11- معاشری مشکلات:

تقسیم سے قبل ہندوستان میں کپڑے کے تقریباً 400 کارخانے تھے جن میں سے صرف چودہ پاکستان کے حصے میں آئے۔ پھر سن مشرقی بنگال میں پیدا ہوتی تھی لیکن اس کے سارے کارخانے مغربی بنگال میں تھے۔ کوئی لوہے اور دیگر معدنیات کے پڑے پڑے ذخائر بھی ہندوستان میں تھے۔ تمام بڑی بندرگاہیں بھارت کے حصے میں آئیں۔ صرف کراچی اور چنائی کا نگہ کی بندرگاہیں پاکستان کو ملیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک سوچی بھی سازش کے تحت پاکستان کو معاشری طور پر جاہد کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

12- جغرافیائی مشکلات:

تیسم کے وقت پاکستان دو حصوں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان پر مشتمل تھا۔ دونوں کے درمیان 1750 کلومیٹر کا بھارتی علاقہ مائل تھا۔ دونوں حصوں کے لوگوں میں اسلام کے مشترکہ رشتے کے علاوہ حالات میں بڑا فرق تھا۔ دونوں کے رہنمی کے طریقے، لفڑی، زبانیں اور سرم الخذ وغیرہ جدا تھے۔ ان حالات میں دونوں پاڑوؤں کے درمیان فاصلہ اور علاقہ غیر کی موجودگی نے دفاع کے مسئلے کو بڑا بھیدہ بنادیا۔

13- مسئلہ کشمیر:

ریاست جموں و کشمیر میں تو فیصلہ مسلمانوں کی آبادی تھی اس لیے ریاست کا پاکستان کے ساتھی الحاق ایک بینی امر تھا لیکن وہاں کے ہندو ڈوگر راجہ ہری سنگھ نے لارڈ ماؤنٹ بیشن سے خفیہ ساز بازار کے بھارت سے کشمیر کے الحاق کا فیصلہ کر لیا۔ اس پر مسلم جماعتیں نے اپنی آزادی کے لیے تواریخی۔ ان کی امداد کے لیے قبائلی جماعتیں بھی کشمیر پہنچ گئے اور وہ ریاستی فوجوں کا مقابلہ کرتے ہوئے سری گنگتک جا پہنچ۔ اس پر کشمیر کا راجہ ہری سنگھ کر دہلي پہنچا اور ریاست کو بھارت میں شامل کرنے کی درخواست کی جسے بھارتی حکومت نے منظور کیا اور جہازوں کے ذریعے سری گنگ میں اپنی فوجیں اتار دیں۔ جماعتیں نے بھارتی فوجوں کا بڑی جوہا مردی سے مقابلہ کیا۔ حکومت پاکستان کو بھی کشمیری جماعتیں کی امداد کرنا پڑی جس کے نتیجے میں دونوں ملکوں کے درمیان جنگ چڑھ گئی۔ جماعتیں نے غیر معمولی شجاعت و بسالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے موجودہ آزاد کشمیر کا علاقہ بھارت کے قبضے سے آزاد کر والیا۔ جنگ جاری تھی کہ ہندوستان کی درخواست پر 1948ء میں اقوام متحده کی مداخلت سے پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر کا مسئلہ پر امن طریقے سے حل کرنے کا معاملہ طے پایا لیکن بھارت کی ہٹ دھری اور اقوام متحده کی جانبدارانہ پالیسی کی وجہ سے پر مسئلہ جوں کا توں موجود ہے۔

توڑ اس دستِ جناش کو یارب جس نے
روحِ آزادی کشمیر کو پامال کیا

14- پختونستان کا شوشه:

سرحد کے ہواں کو ریفرڈم کے ذریعے یہ طے کرنا تھا کہ وہ پاکستان یا بھارت میں سے کس کے ساتھی الحاق چاہتے ہیں۔ سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خان نے ریفرڈم کو بھارت کے حق میں لانے کے لیے ایڑی چوٹی کا ذور لگایا لیکن سرحد کے غیور ہواں نے فیصلہ پاکستان کے حق میں دیا۔ مایوس ہو کر اس نے افغانستان سے ملکر ایک آزاد ریاست ”پختونستان“ کا شوشه چھوڑ دیا اور پاکستان میں تصب پھیلانے کی کوشش کی۔

15- قائد اعظم کی جلد وفات:

قائد اعظم بڑے صاحب بصیرت اور بے لوث قوی را ہنتا تھے۔ انہوں نے اپنی سیاسی حکمت عملی کی بدولت قوم کو بہت سے بھراں سے کلا۔ لیکن پاکستان ابھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہوا پایا تھا کہ گیارہ ستمبر 1948ء کو قائد اعظم اللہ کو پیارے ہو گئے۔ قائد اعظم کے بعد بیانات ملی خان نے قوم کو بڑا حوصلہ دیا لیکن ایک ساڑش کے تحت انہیں بھی شہید کر دیا گیا۔

حاصل کلام:

الفرض جن مسائل کا آج ہم صرف ذکر کرتے یا صفحہ قرطاس پر رقم کرتے ہیں۔ ہماری وہ رتی ماں حقیقت میں ان مسائل کی بھی میں پسی۔ طاغونی قوتوں نے تو کوئی کسر اخاندہ کی کہ اسلام کے نام پر بننے والی یہ سلطنت ان کے آگے سجدہ ریز ہو جائے لیکن جن کے جسموں میں عمل

جید، فقر بوزر، صدقی سلامی اور سوز صدیق خون بن کر دوڑتا ہو وہ آزادی کے ایک لمحہ کو غلامی کے ہزاروں سالوں سے بہتر گردانے ہیں۔ تاریخ نے دیکھا کہ جس مملکت کے دریا اور سر زمین کے اہم حصے بھارت کو دیئے گئے، جس کے اہاؤں کو جی بھر کے بھارت کی جبوی میں ڈالا گیا اور جس کی فوجی طاقت کو ناکارہ ہنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی، اُس نے نہایت قلیل مدت، محدود ذرائع اور بفضل خدا اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر پوری دنیا کو درطہ حیرت میں ڈال دیا۔

اگر یہ بصرایاں شیخور قدر راز ہے:

”پاکستان کے ابتدائی دنوں میں یہ ورنی دنیا سے آنے والوں کو کوئی چیز اس سے زیادہ متاثر نہ کر سکی جتنا پاکستانی قوم کا جدوجہد کا انداز جو وہ اپنے حالات کو بہتر ہانے کیلئے اختیار کئے ہوئے تھی۔“

چھوڑ دے طاغوت کی میٹھی رفاقت چھوڑ دے
کافروں سے دل گئی اور ان کی چاہت چھوڑ دے
سر جھکا مولا کے آگے ہے وہی مشکل کشا
کفر کی دلیل پر سجدوں کی عادت چھوڑ دے

س۔ 3۔ استحکام پاکستان کے سلسلے میں قائد اعظم کی خدمات کا جائزہ لیں۔

جاب:

حرف اول:

اب ٹوٹ چکی ہیں زنجیریں، اب زندانوں کی خیر نہیں
جود ریا جبوم کے اٹھے ہیں نکلوں سے نہ ٹالے جائیں کے

تیام پاکستان۔ خدائے بزرگ و برتر کا احسان اور محمد علی جناح کی کوششوں، ولوہ انگریز قیادت اور سیاسی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت، بلاشبہ ہندوؤں کی مکاری، اگریزوں کی چالاکی اور چند نام نہاد مسلمان یہودوں کی تعصبا نہ سوچ پر زور دار تماچہ تھا۔ لیکن اس نوزاںیدہ ریاست کے ابتدائی ایام مسلسل آزمائش سے کم نہ تھے۔ ایسے وقت میں بابائے قوم نے اپنی دورانہ لشی اور بصیرت سے سیاسی، اخلاقی، انتظامی، معماشی، علمی اور دفاعی امور میں قوم کی جو رہنمائی کی، تاریخ اپنے سینے میں محفوظ کیے ہوئے ہے۔ 11 ستمبر 1948ء کو اپنے خالق حق تعالیٰ سے جاننے سے پہلے پہلے اس مرد مجاهد نے استحکام پاکستان کے لیے جو اقدامات کیے اُن کا جائزہ درج ذیل طور میں قلم بند کیا گیا ہے: